110059- نفلی روزہ کی حالت میں بیوی سے جماع کرلیا

سوال

بیوی شوال کے چھ روزے رکھ رہی ہو اور خاوند نے روزہ نہ رکھا ہو تو بیوی سے جماع کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنے آپ کا
امیر ہے، اسے حق حاصل ہے کہ وہ روزہ مکمل کرے یا پھر توڑ دے، لیکن روزہ مکمل کرنا
بہتر اور افضل ہے.

امام احمد رحمہ اللہ نے ام ھانئ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھر آئے
اور انہوں نے پانی منگوا کر پیا، اور پھر انہیں یعنی ام ھانئ کو دیا تو انہوں نے
بھی نوش کیا اور عرض کرنے لگیں :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میں تو روزے سے تھی.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا : نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنے آپ کا امیر ہے، اگر چاہے تو روزے رکھے
اور اگر چاہے تو روزہ توڑ دے"

مسند احمد حدیث نمبر (26353) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3854) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (
49610) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

اس لیے جس نے بھی شوال کے چھ روزوں
میں سے روزہ رکھا اور روزہ توڑنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، چاہے وہ کھانا کھا کر
روزہ توڑے یا پھر جماع وغیرہ کے ساتھ.

اس عورت نے اگر تو اپنے خاوند کی
اجازت کے بغیر روزہ رکھا تھا تو خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اسے جماع کی دعوت دے اور
بیوی کو قبول کرنا ہوگی.

اور اگر بیوی نے خاوند کی اجازت سے
روزہ رکھا تھا تو خاوند کو یہ حق نہیں کہ وہ بیوی کا روزہ خراب کرے، لیکن اگر وہ
ایسا کرنا چاہے تو بیوی کے لیے افضل ہے کہ وہ خاوند کی بات مان لے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب بیوی خاوند کی اجازت سے روزہ رکھے
تو خاوند کے لیے حلال نہیں کہ وہ بیوی کا روزہ خراب کرے؛ کیونکہ اس نے خود ہی اسے
اجازت دی ہے، لیکن اس حالت میں یعنی خاوند نے بیوی کو نفلی روزہ رکھنے کی اجازت دی
اور بیوی نے روزہ رکھ لیا اور پھر خاوند اسے جماع کے لیے بلاتا ہے تو کیا بیوی روزہ
جاری رکھے اور خاوند کی بات نہ مانے یا کہ وہ خاوند کی بات مان لے اس میں افضل کیا
ہے؟

دوسری بات افضل ہے کہ وہ خاوند کی
بات مانتے ہوئے خاوند کا مطالبہ پورا کرے؛ کیونکہ اصل میں خاوند کی بات ماننا
واجبات میں شامل ہوتی ہے، اور نفلی روزہ مستحبات میں شامل ہوتا ہے.

اور اس لیے بھی کہ اگر خاوند کی شدید
رغبت کے باوجود بیوی جماع سے انکار کرتی ہے تو ہو سکتا ہے خاوند کے دل میں کچھ پیدا
ہو جائے جس کی بنا پر سوء معاشرت پیدا ہو جائے"

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (21
/174).

واللہ اعلم.